بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



سلسلہ پیغامِ دین نمبر ۴

شانِ قلمِ امام احمد رضا

مؤلف

مولانا محمد الیاس رضوی اشرفی

شعبہ نشر و اشاعت

ادارہ الفکر فاؤنڈیشن

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

کتاب کا نام : **شان قلم امام احمد رضا**

مؤلف : مولانا محمد الیاس رضوی اشرفی

طباعت : بار اول جون ۹۸ء

: سلسلہ پیغامِ دین نمبر ۴

ناشر : شعبہ نشر و اشاعت

ادارہ الفکر فاؤنڈیشن

مفت ملنے کا پتہ

جامعہ نضرۃ العلوم، نکلس اسٹریٹ، اسلام پورہ، نزد رنچھوڑ لائن بس اسٹاپ، کراچی ۳

نوٹ : بیرون کراچی والے حضرات (Rs. 5/-) روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر یہ رسالہ منگوا سکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدٰنا اِلی الصراط المستقیم والصلوٰۃ والسلام علی من اختص بالخلق العظیم وعلی الہٖ وصحبہٖ الذین قاموا بنصرۃ الدین القویم

حمد و ثناء واجب الوجود رب کائنات عزوجل کی جس نے زمین کو فرش، آسمان کو شامیانہ بنایا، آفتاب و مہتاب کے چراغ، کواکب کے قمقمے روشن کیے۔ آبشاروں کے دھارے بہائے۔ دریاؤں کو جاری کیا، سمندروں کو پانی کا مستقر بنایا، لہروں اور موجوں کو رواں دواں کیا۔ حیوانات و نباتات و جمادات و معدنیات اور سبزہ زار و مرغزار الغرض رنگارنگ گوناگوں، بو قلموں بے شمار اشیاء سے کائنات کو خوش منظر بنایا اور اس میں گردش لیل و نہار رکھی اور درود و سلام ہو باعث تخلیق کائنات پہ جس نے خالق و مالک کائنات کی بندگی اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا طریق حسن بتایا۔ حمد و ثناء درود و سلام کے بعد عرض راقم ہے کہ کائنات ارض و سماء کی ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی، ہر شب اور ہر روز استقبال سے حال اور حال سے ماضی میں گم ہوجاتا ہے۔ آمدورفت کا یہ سلسلہ جاری ہے اور خلاق عالم جل شانہ ہی خوب جانتا ہے کہ یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا۔ یہ گردش لیل و نہار، کائنات پر مرور زمانہ کا پتہ دے رہی ہے کہ اسی سے ایام و شہور، اعوام و قرون تبدیل ہوتے رہے اور ہوتے رہیں گے۔

یہ حقیقت ہے جس سے کسی ذی عقل کو مجال انکار نہیں کہ بعض لیل و نہار ماہ و سال، قلوب و اذہان میں ایسے دبیز نقوش چھوڑ گئے کہ تبدلات و تغیراتِ زمانہ بھی ان کو محو کرنے سے قاصر و عاجز رہ گئے۔

کیوں؟ اس لئے کہ ان ظروف زمانیہ سے بننے والی بعض تواریخ میں کرۂ ارض کے مختلف خطوں میں ایسی شخصیات کے وجود کا ظہور ہوا جن کی برکات علمیہ و عملیہ سے خزاں بہار میں، زوال عروج میں، نفرت محبت میں، عداوت حلاوت میں، غمی خوشی میں، بے چینی و اضطراب سکون و راحت میں، مایوسی امید میں، ظلمت نور میں، جہل علم میں تبدیل ہوگیا۔ یہ سب کچھ اسی قدر ہوا جس قدر انہیں بارگاہ ایزدی سے حصہ ملا۔ چنانچہ ان حضرات قدسیہ کی خداداد صلاحیتوں کے اثرات منیفہ جہاں تک مرتب ہوئے وہاں تک امت مسلمہ ان کے ثمراتِ مفیدہ سے مستفید و مستفیض ہوئی۔ وہ حضرات آئے اور چلے گئے کہ حیات دنیویہ عارضی ہے۔ دائمی زندگی تو

آخرت کی ہے۔ کسی عربی شاعر نے بطور تعزیت کیا خوب کہا۔

تعز فلاشئ علی وجہ الارض باقیا

ولا وزر مما قضی اللہ واقیا

پس جنہوں نے قدر کی وہ صاحب قدر بنے جب کہ بے قدر دربدر خوار ہوئے۔

ان ناقابل فراموش تواریخ ماضیہ میں ایک تاریخ ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ ہے جو پاک و ہند میں آباد قوم مسلم کے لئے بالخصوص اور دیگر بلاد اسلامیہ کے لئے بالعموم اہمیت رکھتی ہے کیوں؟ اس لئے کہ یہی وہ تاریخ ہے جس میں بھارت کے صوبہ اتر پردیش کے ایک شہر بریلی کی مشہور و معروف برگزیدہ شخصیت حضرت علامہ مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے گھر میں ایک بچے کی ولادت ہوئی۔ یہ کوئی ان ہونی بات نہیں کہ شب و روز اس دنیائے فانی میں نہ جانے کتنے بچے جنم لیتے ہیں۔ مگر جس بچے کا ذکر ولادت آج ایک سو سینتالیس (۱۴۷) سال گزرنے کے بعد بھی صفحہ قرطاس کو مزین و منور کررہا ہے وہ آخر کون ہے؟ جاننا چاہئے کہ یہ وہی بچہ ہے جس کی تبحر علمی، تجدیدی و استدلالی قوت، ہمہ گیر تبلیغی و اصلاحی کاوش اور علم فقہ میں ژرف نگاہی کے سبب عالم اسلام کے مشاہیر علماء کرام نے سلطان العلماء المحققین، عضد الموحدین، عصام المھتدین، محقق اعظم، فقیہ اعظم، امام اہلسنت، اعلٰحضرت، مجدد دین و ملت ایسے القاب سے ملقب کیا یعنی امام احمد رضا۔

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی حیات نے ابھی نونہالی کی حد کو عبور بھی نہیں کیا تھا کہ ذہانت و ذکاوت، فراست و فطانت، سعادت و صباحت کی کرنوں سے فروزاں جبیں دیکھ کر رنگ آشناؤں کی زبانوں پر ان کے متعلق خیالی چرچے ہونے لگے۔

بالآخر وقت نے اس خیال کو حقیقت کے روپ میں سچ ثابت کر دکھایا کہ ابھی حضرت والا نقی علی خان کے چمنستان علم و فضل کی اس کونپل پر چودہویں فصل بہار بھی نہ گزری تھی کہ وہ اطراف عالم کو علوم و فنون عقلیہ و نقلیہ سے معطر و معنبر کرنے والا گل سر سبد بن کر مہکا وہ یوں کہ تقریباً چودہ برس کی عمر ہی میں امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے علوم درسیہ مروجہ، منقولہ و معقولہ کی اپنے والد ماجد کی خدمت عالیہ میں زانوئے ادب طے کرتے ہوئے تکمیل کرلی اور دستارِ فضیلت کو اعجاز بخشا۔ اور سرزمین ہند میں ایک عظیم الشان عالم، عظیم المرتبت فاضل کا

ظہور شمس وامس کی طرح اظہر وازہر ہوا یہ تو معراج علمی کا درجہ اولی تھا۔ مقام انتہا کی کیا بات۔ کسی شاعر نے خوب کہا:۔

چمن میں پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں

زہے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو

بعد فاتحہ فراغ مسئلہ رضاعت کا جواب تحریر کر کے والد بزرگوار کے حضور پیش کیا جو بالکل صحیح تھا۔ لہذا اسی دن سے فتویٰ نویسی کا فریضہ ان کے سپرد کردیا گیا۔ یوں امام احمد رضا خان کے قلم حق شناس کے سفر کا آغاز ہوا جو نصف صدی سے زائد جاری رہا جس میں

قلم امام احمد رضا نے تفسیر و اصول تفسیر، عقائد و کلام، حدیث واصول حدیث، فقہ و اصول فقہ تاریخ وسیر، مناقب و فضائل، شعر و ادب، جفر و تکسیر جبر ومقابلہ، منطق و فلسفہ، مثلث و لوگارثم، ہیئت و توقیت، ہندسہ و ریاضی وغیرہا تقریباً پچاس علوم و فنون پر اندازاً ایک ہزار کا بصورت حواشی، رسائل وکتب ذخیرہ صفحات قرطاس پر منقش کیا جو عالم اسلام کے لئے ایک علمی و تحقیقی ہدیہ سنیہ اور نعمت عظمٰی ہے اور اردو تراجم کی انجمن میں فی البدیہہ ایسا ترجمہ قرآن یعنی کنزالایمان امت مسلمہ کو دیا جو مقام صدارت پر فائز ہوا۔

قلم امام احمد رضا تقدیس الٰہی کی صیانت، ناموس رسالت کی حفاظت، احترام صحابہ کرام و اہلبیت عظام میں مصروف رہا۔

قلم امام احمد رضا نے ابطال بدعت و ضلالت اور تبلیغ کتاب و سنت کا فریضہ سرانجام دیا۔

قلم امام احمد رضا صدہا دلائل قاہرہ وباہرہ کے ساتھ احقاق حق اور ابطال باطل میں مشغول رہا۔

قلم امام احمد رضا نے کھرے کھوٹے کی پہچان کرائی اور اصول مناظرہ بھی سمجھائے۔

قلم امام احمد رضا نے قوم مسلم کی ڈوبتی نیا کو باد مخالف کے تھپیڑوں سے بچا کر محفوظ رکھا۔

قلم امام احمد رضا نے سرزمین ہند میں آباد قوم مسلم کے درمیان افکار فاسدہ اور نظریات کاسدہ کی کمزور بنیادوں پر تعمیر شدہ بت خانوں کو مسمار کر کے عقائد صحیحہ پر دلائل و براہین نقلیہ و عقلیہ کی پختہ اینٹوں سے ایسی مضبوط فصیل کھینچ دی کہ مخالفین اس میں شگاف ڈالنے کی ہمت بھی نہ کرسکے۔

قلم امام احمد رضا نے توحید و رسالت سے متعلق تجدد پسندوں کی سقیم ذہنیت کے کرشموں

کے پردے تار تار کردیئے۔

قلم امام احمد رضا نے کتاب و سنت میں خانہ ساز روغنی تاویلات کرنے والوں سے آگاہ کر کے قوم مسلم کے اقدام کو تزلزل سے مامون رکھا۔

قلم امام احمد رضا نے اصلاح کے نام پر اشجار فساد اگانے والوں کی جڑیں اکھاڑ ڈالیں۔

قلم امام احمد رضا نے جبوں کے دامن اور قبوں کی آڑ میں پوشیدہ لصوص دین اور بدخواہان اسلام و مسلمین کی نشاندہی کی۔

قلم امام احمد رضا نے مقدس شجر اسلام میں غیر اسلامی عقائد و افکار کی پیوندکاری اور امت مسلمہ کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کرنے والوں کی تزویر و حیلہ سازی کو عیاں کردیا۔

قلم امام احمد رضا نے لبادۂ اسلام زیب تن کرنے والوں کی انگریز دوستی اور ہندو لگاؤ کے سربستہ راز فاش کر کے عالم اسلام کو ان کی حقیقت سے آگاہی بخشی۔

قلم امام احمد رضا نے برٹش گورنمنٹ کے ایجنٹوں اور گاندھی کی شطرنج کے جملہ مہروں کو مات کردیا۔

قلم امام احمد رضا نے سیدھے سادھے بھولے بھالے مسلمانوں کے اذہان کو چکنی چپڑی اور جعلی کرامتوں سے مسحور کر کے ان کی گردنوں میں صرف اپنی غلامی کا طوق ڈالنے والے بناوٹی صوفیاء کا خود ساختہ روحانی بت پاش پاش کر کے غلامی مصطفیٰ ﷺ کی سمت ان کی راہنمائی کی۔

قلم امام احمد رضا اپنے پرائے کا فرق کئے بغیر دین مبین و شرع متین کے خلاف اٹھنے والے ہر وجود پر برق بن کر گرا کہ وہ تو حق کا آئینہ دار، اہل حق کا طرفدار اور برائے مخالفین و معاندین حق سیف جبار بنا رہا۔

قلم امام احمد رضا نے اصلاح مسلمین کے لئے تبلیغ کا ارتکاب اور ان کی تکفیر سے بالکلیہ اجتناب کیا البتہ انجاس قادیانی، ارجاس شیطانی، تکذیب رحمانی، نبوت ستانی اور جنون سگانی پر کمال احتیاط کے ساتھ حکم شرعی لگایا (یعنی کسی کو کافر نہیں بنایا بلکہ جس نے کفر کیا تو اس کے کفر کو ظاہر کیا) جس پر علمائے حرمین شریفین نے بھی تقریظات و تصدیقات ثبت فرمائیں۔

قلم امام احمد رضا نے تقدیس الوہیت، تعظیم رسالت اور احترام صحابہ کرام، اہلبیت عظام، اولیاء کاملین علماء دین متین میں گلستان نثر و نظم میں ایسی معطر و معنبر گل فشانی کی کہ آج بھی اس

خوشبو سے پڑھنے والے کی روح مہک اٹھتی ہے۔

قلم امام احمد رضا نے عظمت خداوندی اور شان مصطفوی کا علم بلند کیا اور کسر شان کرنے والوں کے دلائل فاسدہ اور نظریات کاسدہ کارد بلیغ کیا۔

قلم امام احمد رضا گلشن رسالت مآب کا بے نظیر بلبل نغمہ خواں اور اسے اجاڑنے کی کوشش ناتمام کرنے والوں کے حق میں برہان الٰہی کی تیغ برّاں بن گیا۔

صاحب قلم خود فرماتے ہیں۔

ہے بلبل رنگیں رضا یا طوطیٔ نغمہ سرا
حق یہ کہ واصف ہے ترا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

اللہ اکبر! کمال احتیاط کا عالم دیکھئے جس نے مخالفین کے الزامات کو تہس نہس کردیا۔

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کردیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

نیز فرماتے ہیں۔

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں
وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

قلم امام احمد رضا اعمال و عقائد پر ایسے رسائل و کتب بھی منصۂ شہود پر لایا کہ اس عمل و عقیدہ سے متعلق جملہ تحقیق و تدقیق اور مباحث علمیہ کو ایسی شرح و بسط کے ساتھ جمع کیا کہ اہل ایمان کو اس رسالہ و کتاب کے مطالعہ نے صدہا کتب پڑھنے سے بے نیاز کردیا۔

قلم امام احمد رضا کی سرعت کا اعجاز یہ ہے کہ بعض کتب چند ہی گھنٹوں میں تکمیل کے مراحل سے گزر گئی جو امام احمد رضا کے علمی تبحر، کتاب و سنت پر کامل استحضار، حافظہ کی قوت و وسعت، فکر و نظر کی جولانی، فہم کی فراوانی اور قلم برداشتہ انداز تحریر کی آئینہ دار اور مخالفین کے لئے تیغ جبار ہے۔

قلم امام احمد رضا علوم نقلیہ و فنون عقلیہ سے جس کسی گنجلک مسئلہ کی بحث پر اٹھا تو تحقیق

انیق و تدقیق عمیق کے ساتھ اثبات مدعا پر ایسی ابحاث علمیہ رقم کیں کہ جملہ اشکالات رفع کر کے گتھیاں سلجھادیں اور مسئلہ کی اصل حقیقت یوں نکھار کر سامنے لایا کہ اس علم و فن کے مشاہیر ائمہ کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔

صاحب قلم خود فرماتے ہیں۔

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

الغرض: **قلم امام احمد رضا** حقائق کا خزینہ' دقائق کا گنجینہ' حمد و نعت و منقبت کا گلستان' ابحاث علمیہ کا چمنستان' پند و نصائح کا مبلّغ' بارگاہ الوہیت و رسالت کا مؤدب' دعاوی باطلہ پر دلائل فاسدہ و کاسدہ دینے والوں کے لئے مناظر' طاغوتی قوتوں کے مقابل مجاہد ہے۔

الحاصل! امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ رحمۃ القوی نے خداداد زور قلم اور قلم برداشتہ انداز تحریر سے جہاں دہریت و نیچریت' قادیانیت و رافضیت' دیوبندیت و صلح کلیت و غیرہا کے افکار مزعومہ اور نظریات فاسدہ کا رد بلیغ کیا وہاں وہابیت و نجدیت کے اصول موضوعہ اور عقائد کاسدہ کے بھی تارو پود بکھیر دیئے جو مطلق فقہ سے بالعموم اور فقہ حنفی سے بالخصوص عداوت و منافرت' مخالفت و معاندت رکھتے ہیں۔

راقم کو یوم اعلحضرت (۲۵' صفر المظفر ۱۴۱۹ھ) کے پروقار موقع پر امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی ہمہ گیر اور ہمہ جہت شخصیت کے متعدد گوشوں میں سے کسی ایک پر چند سطور بطور مضمون لکھنے کا عہدیداران وارا کین بزم انوار القرآن کی جانب سے امر موصول ہوا جس میں امام احمد ضا خان کے حوالے سے خصوصاً غیر مقلدین کے ابطال کے ذکر کی فہمائش کی گئی' اسی بات کے پیش نظر راقم نے آخر میں بالخصوص فقہ حنفی کے مخالف فرقہ وہابیہ کا ذکر کیا ہے۔

اب گذشتہ سے پیوستہ عرض راقم یہ ہے کہ امام احمد رضا خان کا وجود بلاشک و شبہ علم فقہ کا ایک بحر ذخار اور اس کے معاندین کے لئے خنجر برق بار تھا اس پر کسی خارجی شہادت کی حاجت نہیں خود فتاویٰ رضویہ کی جہازی سائز بارہ ضخیم جلدیں (رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور / شیخوپورہ' فتاویٰ رضویہ کو مع تخریج و ترجمہ شائع کر رہی ہے یہ کام اندازاً تیس جلدوں میں مکمل ہوگا) اس پر شاہد عادل' سو اس پر شک و شبہ باطل و عاطل فی الحقیقت فتاویٰ رضویہ ہی سے

ظاہر و باہر کہ امام احمد رضا خان اپنے داخلی و خارجی معاصرین فقہاء کے سرخیل اور ان پر فائق و شاہق ہیں۔

صدر الافاضل محدث مراد آبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

علم فقہ میں جو تبحر و کمال حضرت ممدوح (اعلیٰ حضرت) کو حاصل تھا اس کو عرب و عجم' مشارق و مغارب کے علماء نے گردنیں جھکا کر تسلیم کیا' تفصیل تو ان کے فتاویٰ دیکھنے پر موقوف ہے مگر اجمال کے ساتھ دو لفظوں میں یوں سمجھئے کہ موجودہ صدی (چودھویں صدی ہجری) میں دنیا بھر کا ایک مفتی تھا جس کی طرف تمام عالم کے حوادث و وقائع استفتاء کے لئے رجوع کئے جاتے تھے ایک قلم تھا جو دنیا بھر کو فقہ کے فیصلے دے رہا تھا۔ (انوار رضا ص /۵۵۹)۔

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے مخالفین کو بھی تسلیم ہے کہ فقہ میں ان کا نظیر آنکھوں نے نہیں دیکھا' شیخ ابو الحسن علی ندوی لکھتے ہیں ان کے زمانے میں فقہ حنفی اور اس کی جزئیات پر آگاہی میں شاید ہی کوئی ان کا ہم پلہ ہو۔

(نزہۃ الخواطر ج /۸ ص /۴۱ کلمات آغاز مع فتاویٰ رضویہ ج /۱ ص /۱۷)

جی ہاں! یہ حقیقت ہے کہ مخالفین میں سے جس کو بھی فتاویٰ رضویہ کی صرف ہوا لگی تو اس کے گلے سے یہی صدا نکلی اگرچہ دبی دبی کہ خانصاحب فقیہ تو بلاشبہ بڑے ہی تھے۔

سراج الفقہاء لکھتے ہیں کہ مولوی نظام الدین فقیہ احمد پوری وہابی جو تفقہ میں اپنے ہم عصر علماء دیوبندی وغیرہ سے اپنے آپ جیسا فائق کسی کو نہ جانتا تھا۔ فتاویٰ رشیدیہ کے اس فتویٰ پر کہ حدیث صحیح کے مقابل' قول فقہاء پر عمل کرنا نہ چاہئے۔ میں نے رسالہ "الفضل الموھبی فی معنی اذا صح الحدیث فھو مذھبی" مصنفہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ابتدائی اوراق منازل حدیث کے سنائے تو کہا: یہ سب منازل فہم حدیث مولانا کو حاصل تھے۔ افسوس میں ان کے زمانے میں رہ کر بے خبر و بے فیض رہا پھر چند مسائل فقہ کے جوابات رسائل رضویہ سے سنائے تو کہنے لگا کہ علامہ شامی اور صاحب فتح القدیر مولانا کے شاگرد ہیں یہ تو امام اعظم ثانی معلوم ہوتا ہے۔ (انوار رضا ص /۱۹۲) الفضل ماشھدت بہ الاعداء۔ نیز لکھتے ہیں کہ فتویٰ میراث میں (اعلحضرت نے) مجھے (سراج الفقہاء کو) سائل فاضل ھداہ اللہ کا خطاب دے کر دعا کی جو میری ہدایت کا باعث بنی کہ وہابیت جو وہابی استادوں کی شاگردی سے ملی تھی اسی وقت سے جاتی

رہی۔ الحمدللہ کل الحمد، حررہ سراج احمد مکھن بیلوی مفتی سراج العلوم خان پور (انوار رضا ص/۱۹۲)۔

عرض مکرر ہے کہ مخالفین میں سے جس کو بھی فتاویٰ رضویہ کی ہوا لگی تو اس کے گلے سے یہی صدا نکلی اگرچہ دلی دلی کہ خانصاحب فقیہ تو بلاشبہ بہت بڑے تھے۔

یاد رکھئے یہ وہ فقیہ اعظم ہے جس کے سائلین میں صرف عامتہ المسلمین ہی نہیں بلکہ علماء بھی ہیں اور وکلاء بھی مفتیان کرام بھی ہیں اور حضرات مصنفین بھی دانشور حضرات بھی ہیں اور جج صاحبان بھی۔ اگر تسلی و تشفی مطلوب ہو تو "فقیہ اسلام امام احمد رضا بریلوی۔ بحیثیت مرجع العلماء" کا مطالعہ کریجئے۔

اسی ہمہ صفت موصوف نائب امام اعظم "حضرت نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" نے مخالفین فقہ حنفی غیر مقلدین سے ہر علمی محاذ پر جہاد بالقلم کیا۔

اطناب کا نہ وقت نہ گنجائش، اجمال کے ساتھ چند باتیں بر فہمائش ملاحظہ فرمالیں برائے تفصیل امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والغفران کی کتب جلیلہ کثیرہ کے مطالعہ کی عادت بنالیں۔

الف : امام احمد رضا نے ابطال غیر مقلدین پر متعدد رسالے تحریر فرمائے باعتبار عمومیت اور باعتبار خصوصیت ان کے رد میں لکھے گئے رسائل کے نام بطور اختصار درج ذیل ہیں۔

(ا)۔ الکوکبۃ الشہابیہ علی کفریات ابی الوہابیہ ۲۔ قوارع القہار علی المجسمۃ الفجار ۳۔ النہی الاکید عن الصلوۃ وراء عدی التقلید ۴۔ السیم الشہابی علی خداع الوہابی ۵۔ الاسد الصئول علی اجتہاد الطرار الجہول ۶۔ اجتناب العمال عن فتاویٰ الجہال ۷۔ النذیر الہائل لکل جلف جاہل ۸۔ النیر الشہابی علی تدلیس الوہابی ۹۔ رادع التعسف عن الامام ابی یوسف ۱۰۔ صمصام حدید بر کولی بے قید عدو تقلید ۱۱۔ پردہ در امر تسری ۱۲۔ حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلوٰتین۔

(ب) مؤخر الذکر رسالہ غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی کے رد میں ہے جس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے اہلحدیث لکھنے اور کہلوانے کے شیدائی طائفہ کے امام کی حدیث دانی کے تار وپود بکھیر دیئے اور واضح کردیا کہ غیر مقلدین کے شیخ الکل کی "معیار الحق" مکر چکر کی کہانی آدھا تیل آدھا پانی کے مترادف ہے۔(رضوی) سفر میں دو نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے یا نہیں؟ چونکہ اس موضوع پر غیر مقلدین کے شیخ الکل میاں نذیر

حسین دہلوی، معیار الحق میں کلام کرچکے تھے، اس لئے امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے اس مسئلے پر تفصیلی گفتگو کی اور ۱۳۴ صفحات پر مشتمل رسالہ حاجز البحرین تصنیف فرمایا۔ رسالہ کیا ہے علم حدیث اور علم اسماء الرجال کا بحر مواج ہے، اس کا مطالعہ کرتے وقت غیر مقلدین کے شیخ الکل علم حدیث میں طفل مکتب نظر آتے ہیں آج تک غیر مقلدین کو علم حدیث کے مدعی ہونے کے باوجود اس کا جواب دینے کی جرأت نہیں ہوسکی۔

امام نسائی حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا وہ تیزی سے سفر کررہے تھے، شفق غروب ہونے والی تھی کہ اتر کر نماز مغرب ادا کی پھر عشاء کی تکبیر اس وقت کہی جب شفق غروب ہوچکی تھی، اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دو نمازیں ایک وقت میں جمع نہیں کیں، بلکہ صورۃ اور عملاً جمع کیں۔ یہ بات میاں صاحب کے موقف کے خلاف تھی انہوں نے اس پر اعتراض کیا کہ امام نسائی کی روایت میں ایک راوی ولید بن قاسم ہیں اور ان سے روایت میں خطا ہوتی تھی تقریب میں ہے صدوق یخطئ اس اعتراض پر امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے متعدد وجوہ سے گرفت فرمائی۔

ا۔ یہ تحریف ہے، امام نسائی نے ولید کا فقط نام ذکر کیا تھا، میاں صاحب نے ازراہ چالاکی اسی نام اور اسی طبقے کا ایک راوی متعین کرلیا جو امام نسائی کے راویوں میں سے ہے اور جس پر کسی قدر تنقید بھی کی گئی ہے حالانکہ یہ راوی ولید بن قاسم نہیں بلکہ ولید بن مسلم ہیں جو صحیح مسلم کے رجال اور ائمہ ثقات اور حفاظ اعلام میں سے ہیں۔ ہاں وہ تدلیس کرتے ہیں، لیکن اس کا کیا نقصان کہ اس جگہ وہ صاف حدثنی نافع فرمارہے ہیں۔

۲۔ اگر تسلیم بھی کرلیا جائے کہ وہ ابن قاسم ہی ہیں تاہم وہ مستحق رد نہیں امام احمد نے ان کی توثیق کی ہے، ان سے روایت کی، محدثین کو ان سے حدیث لکھنے کا حکم دیا، ابن عدی نے کہا جب وہ کسی ثقہ سے روایت کریں تو ان میں کوئی عیب نہیں ہے۔

۳۔ صحیح بخاری و مسلم میں کتنے راوی وہ ہیں جن کے بارے میں تقریب میں فرمایا صدوق یخطئ کیا آپ قسم کھائے بیٹھے ہیں کہ صحیحین کی روایت کو بھی رد کردو گے؟

پھر امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے حاشیہ میں قلم برداشتہ صحیحین کے ۱۳۱ ایسے راویوں کے نام

گنوادیئے جن کے بارے میں اسماء رجال کی کتابوں میں اَخطَأَ یا کَثِیرُ الخَطَاء کے الفاظ وارد ہیں۔

۴۔ حسان بن حسان بصری، صحیح بخاری کے راوی ہیں ان کے بارے میں تقریب میں ہے صدوق یخطیٔ ان کے بعد حسان بن حسان واسطی کے بارے میں لکھا ابن مندہ نے انہیں وہم کی بنا پر حسان بصری سمجھ لیا حالانکہ حسان واسطی ضعیف ہیں دیکھیے پہلے حسان بصری کو صدوق یخطیٔ کہنے کے باوجود واضح طور پر کہہ دیا کہ وہ ضعیف نہیں ہیں۔(کلمات آغاز مع فتاویٰ رضویہ ج/اص/۱۱)

حدیث : ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی امام طحاوی و نیز امام احمد و ابن ابی شیبہ استاذ ابن بخاری و مسلم کے رد کو پھر وہی معمولی شگوفہ چھوڑا کہ ایک راوی اس کا مغیرہ بن زیاد موصلی ہے اور یہ مجروح ہے کہ وہمی تھا قالہ الحافظ فی التقریب اقول اولاً تقریب میں صدوق کہا تھا وہ صندوق میں رہا ثانیاً وہی اپنی وہمی نزاکت کہ لہ اوھام کو وہمی کہنا سمجھ لیا۔ ثالثاً وہی صحیحین سے پرانی عداوت تقریب دور نہیں دیکھیے تو کتنے رجال بخاری و مسلم کو یہی صدوق لہ اوھام کہا ہے رابعاً مغیرہ رجال سنن اربعہ سے ہے امام ابن معین و امام نسائی دونوں صاحبوں نے بآں تشدد شدید فرمایا لیس بہ بأس (اس میں کوئی برائی نہیں) زاد یحیٰی لہ حدیث واحد منکر (اس کی صرف ایک حدیث منکر ہے) لاجرم وکیع نے ثقہ ابو داؤد نے صالح ابن عدی نے عندی لابأس بہ کہا تو اس کی حدیث حسن ہونے میں کلام نہیں اگرچہ درجہ صحاح پر بالغ نہ ہو جس کے سبب نسائی نے لیس بالقوی ابو احمد حاکم نے لیس بالمتین عندھم کہالا انہ لیس بقوی لیس بمتین و شتان مابین العبارتین حافظ نے ثقہ سے درجہ صدوق میں رکھا اس قسم کے رجال اسانید صحیحین میں صدہا ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج/۲ص/۲۲۵)

(ج) الغرض غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل کی تزویرات فی الحدیث جو اس کی تصنیف میں برساتی حشرات کی طرح اہلے گہلے پھر رہی تھیں اعلٰحضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ رحمۃ القوی نے ان کا قلع قمع کر کے ظاہر کر دیا کہ اپنے آپ کو اہلحدیث کا پیشوا کہلوانے کا مدعی علم حدیث و علم اسماء رجال میں ان کے مقابل یتیم کی مثل ہے حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی مدظلہ العالی لکھتے ہیں اگر غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی کی قدم

قدم پر ٹھوکریں دیکھنا ہو تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کا رسالہء مبارکہ "حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلوتین" کا مطالعہ کریں، جو فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص۲۸۱ لغایت صفحہ ۴۱۴ میں مطبوع ہے اس کے مطالعے سے حق پسندوں کی آنکھیں روشن ہونگی دل مطمئن ہوں گے۔ احناف کے عمل بالحدیث کا اذعان کامل ہوگا۔ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی حدیث دانی کے وہ جلوے نظر آئیں گے کہ کہنا پڑے گا یہ اپنے وقت کے بخاری و مسلم تھے کاش کوئی جناب علی میاں ندوی کو ہدایت دے کہ وہ کم از کم اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا یہی ایک رسالہ دیکھ لیں تو انہیں بھی اپنے والد کی طرح کہنا پڑے گا فاق اقرانہ اور جو انھوں نے قلیل البضاعۃ فی الحدیث کی پھبتی کسی ہے اس سے توبہ کرنی پڑے گی۔ (نزہتہ القاری ج/۳ ص/۲۶۸)

(د) خود اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بطور تحدیث نعمت اپنے رسالہ کی ابتداء میں لکھتے ہیں :
میں بعونہ تعالیٰ اپنے موافق تیئیس صحابہء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث لاؤں گا ملا جی صرف چار حدیثیں پیش خویش اپنے مفید دکھا سکے۔ جن میں حقیقۃً کوئی بھی ان کے مفید نہیں اور آیت کا تو انکی طرف نام بھی نہیں۔ میں بحول اللہ تعالیٰ ان سے دونی آیتیں اور دس گنی حدیثیں اپنی طرف دکھاؤں گا میں یہ بھی روشن کردونگا کہ حنفیہ کرام پر غیر مقلدوں کی طعنہ زنی ایسی پوچ و لچر بے بنیاد ہوتی ہے۔ میں یہ بھی بتاؤں گا کہ ان صاحبوں کے عمل بالحدیث کی حقیقت اتنی ہے میں یہ بھی دکھادوں گا کہ ملا جی صاحب جو آج کل مجتہد العصر اور تمام طائفہ کے استاد مانے گئے ہیں ان کی حدیث دانی ایک متوسط طالب علم سے بھی گرے درجہ کی ہے'(فتاویٰ رضویہ ج/۲ص/۲۱۲) صحیح بخاری میں فرمان رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم ہے۔ انی واللہ ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی (ج/اص/۱۷۹) یعنی اللہ کی قسم میں تم پر اس بات کا خوف نہیں رکھتا کہ تم میرے بعد شرک کروگے مگر غیر مقلدین حضرات عام طور پر تقلید کو شرک سے تعبیر کرتے ہوئے مقلدین کو مشرکین میں شمار کرتے ہیں ایسے ہی ایک دلسوز سوال پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

بلاشبہ گیارہ سو برس سے عامہء امت محمدیہ علی صاحبہا و علیہا افضل الصلوۃ والتحیۃ مقلدین ہیں۔ مقلدوں کو مشرک کہنا عامہ امت مرحومہ، کی تکفیر ہے اور یہ بلاریب بحکم ظواہر احادیث و

فتوائے ائمہ فقہ کفر ہے' عالمگیری جلد دوم ص۲۷۸ برجندی شرح نقایہ جلد چہارم ص۶۸ حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ جلد اول صفحہ ۱۴۰۔ ص۱۵۶ جامع الفصولین جلد دوم ص۳۱۱ بزازیہ جلد سوم ص۳۳۲ ردالمحتار جلد سوم ص۲۸۳ درمختار ص۲۹۳ جامع الرموز طبع کلکتہ جلد چہارم ص۶۵۱ مجمع الانہر طبع قسطنطنیہ جلد اول ص۵۲۶ خزانۃ المفتین قلمی' کتاب السیر آخر فصل الفاظ الکفر' نیزان کتب میں ذخیرۃ الفتاوی و فصول عمادی و احکام علی الدرر و قاضی خاں و نہر الفائق و شرح و ہبانیہ وغیرہا سے المختار للفتوی فی جنس هذه المسائل ان القائل بمثل هذه المقالات ان اراد الشتم ولا یعتقده کا فرا لا یکفر وان کان یعتقده کافرا مخاطبه بهذا بناء علی اعتقاده انه کافر یکفر' (فتاویٰ رضویہ ج/۶ ص/۳۶)

(و) تنبیہ :-

مطلب یہ نہیں ہے کہ مثلاً کسی نے فاتحہ مروجہ کا انکار کر دیا تو اس کو وہابی قرار دے کر اس پر کفر کا فتویٰ جڑ دیا جیسا کہ بعض نادان مقرر شعلہ بیاں و پیر مغاں ذکر اعلیٰ حضرت میں فکر اعلیٰ حضرت سے انجان خلاف مذہب مہذب اہلسنت و جماعت بات کر جاتے ہیں حالانکہ امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرقہ بندی کی بھرپور حوصلہ شکنی کی اور وحدتِ ملی پر زور دیا ان کی علمی اور تحقیقی مساعی کا محور ہی ملی اتحاد تھا۔ اس سلسلے میں صرف چند باتیں امام احمد رضا کے حوالے سے ملاحظہ فرمائیے۔

مسئلہ : مرسلہ حکیم عبدالجبار خان صاحب دھام پور ضلع بجنور' ۲۹/ربیع الاول شریف ۱۳۳۵ھ کیا شیعوں کے سب فرقے اور غیر مقلدین سب کے سب کافر ہیں۔

الجواب :- ان میں ضروریات دین سے کسی شے کا جو منکر ہے یقیناً کافر ہے اور جو قطعیات کے منکر ہیں ان پر حکم فقہا لزوم کفر ہے اور اگر کوئی غیر مقلد ایسا پایا جائے کہ صرف انہیں فرعی اعمال میں مخالفت ہو اور تمام عقائد قطعیہ میں اہلسنت کا موافق یا وہ شیعی کہ صرف تفضیلی ہے ایسوں پر حکم تکفیر ناممکن ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم : (فتاویٰ رضویہ ج/۶ ص/۳۲)۔

امام احمد رضا شدید تھے ان لوگوں کے لئے جو قوم و ملت کو مٹانے کا سازشی ذہن رکھتے تھے ورنہ نرم مزاجی اور سنجیدہ ذہنی کا یہ عالم تھا کہ اپنے تو اپنے صلح کل اور مذبذب قسم کے لوگوں کے ساتھ نرم رویہ اختیار کرنے کی ہدایت فرماتے تھے : "دیکھو نرمی کے جو فوائد ہیں وہ سختی میں

ہرگز نہیں حاصل ہو سکتے۔ جن لوگوں کے عقائد مذبذب ہوں ان سے نرمی برتی جائے کہ وہ ٹھیک ہو جائیں۔ (الملفوظ انوار رضا ص/۱۲)۔

حضرت علامہ محمد احمد مصباحی مدظلہ العالی لکھتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تکفیر و تفسیق مسلمین میں بے پناہ حزم و احتیاط رکھتے تھے چنانچہ ایک صاحب نے تکفیر مسلم کے بارے میں آپ سے سوال کیا تو یہ جواب مرحمت فرمایا۔

بطور سب و شتم کہا تو کافر نہ ہوا گناہ گار ہوا اور اگر جان کر کہا تو کافر ہو گیا (الملفوظ مکمل ص/۳۰۶)۔

امام احمد رضا علیہ الرحمۃ مسئلہ تکفیر میں بے حد محتاط تھے۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی جن کی مشہور و معروف کتاب تقویۃ الایمان کی سطر سطر سے توہین رسالت کی بو آتی ہے بلکہ بعض جگہ پر کھلے الفاظ میں توہین رسالت کا ارتکاب بھی کیا ہے۔ اس لئے بعض علماء مثلاً مولانا فضل حق خیر آبادی و مولانا فضل رسول بدایونی وغیر ہمانے ان کی تکفیر بھی کی ہے۔ فاضل بریلوی نے بھی دہلوی صاحب کی تردید میں متعدد بلیغ رسالے لکھے مگر احتیاطاً آخر میں شرعی فیصلہ تحریر فرمایا! "علماء محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے۔" (سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح) انہیں کے متعلق دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں۔ ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار سے کف لسان ماخوذ و مختار و مناسب (الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ) ایک تیسری کتاب میں بھی اعلیٰ حضرت نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کی عبارت پر پوری پوری تنقید کر کے کفریات کی وضاحت فرمادی ہے اور تنقیدات کو پڑھنے کے بعد ایک عام مسلمان بھی دہلوی صاحب کو مسلمان سمجھنے کے لئے آمادہ نہیں ہو گا لیکن امام موصوف کے حزم و احتیاط کا یہ عالم ہے کہ ان کے متعلق شرعی فیصلہ یوں فرماتے ہیں لزوم والتزام میں فرق ہے۔ اقوال کا کلمۂ کفر ہونا اور بات اور قائل کو کافر مان لینا اور بات ہے۔ ہم احتیاط برتیں گے سکوت کریں گے جب تک ضعیف سے ضعیف احتمال ملے گا۔ حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے (سیل السیوف الهندیۃ علی کفریات بابا النجدیہ) انوار رضا ص/۵۴۰)۔

(ز) اختتام سے پہلے عرض راقم ہے کہ :

اکثر اوقات غیر مقلدین حضرات بے اصول' فضول اعتراضات کے درپے ہوتے ہیں ایسے ہی اعتراضات کے ایک مجموعہ کا جواب فتاویٰ رضویہ جلد نہم سے قلم بند کیا جارہا ہے جو فہم کو جلا بخشے گا۔

مسئلہ :- از امر تسر کٹرہ پرجہ مرسلہ غلام محمد دوکاندار ۲۷/ ربیع الاول شریف ۱۳۳۷ھ ثبوت مولود شریف پر سو روپیہ انعام" آجکل جس رسم مجلس مولود کا رواج ہے ہمارے علم میں یہ بے ثبوت بات ہے اس کے ثبوت پر انجمن ہذا کی طرف سے یکم ربیع الاول کو ایک اشتہار انعام دس روپیہ شائع ہوچکا مگر میاں فیروز الدین صاحب سوداگر آنرَیری مجسٹریٹ فرماتے ہیں کہ یہ انعام کم ہے اس مسئلہ کا فیصلہ ہونا ضروری ہے اس لئے میاں صاحب موصوف مروجہ مولود کا ثبوت قرآن یا حدیث یا فقہ میں سے دینے والے کو یکصد روپے انعام دینے کا اعلان کرنے کی ہم کو اجازت دیتے ہیں امید ہے حامیاں مولود شریف ضرور ضرور توجہ کر کے انعام مرقومہ کے علاوہ ثواب دارین بھی حاصل کریں گے۔

نوٹ : واضح رہے کہ اینچ پیچ کا کام نہیں صرف حوالہ کتاب مع عبارت شائع کردینا کافی ہے جس میں لکھا ہو کہ ربیع الاول کے مہینہ میں مجلس مولود کیا کرو مجلس مولود کرنا ثواب ہے ہماری طرف سے اجازت ہے کہ اماماں دین میں سے کسی ایک امام کا قول دکھادیں جو کسی مستند کتاب میں ہو اگر اتنا بھی ثبوت نہیں تو پھر ایسی بے ثبوت بات کو چھوڑنے میں ذرا دیر نہ کریں ورنہ خدا کے سامنے جواب دہی ہوگی۔

والسلام خاکسار محمد ابراہیم شال مرچنٹ نائب سیکریٹری انجمن اہل حدیث امر تسر ۱۳ دسمبر۔

الجواب : "وہابیہ کو دو سو روپے انعام" حامداً و مصلیاً و مسلماً (۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اما بنعمة ربك فحدث اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ اگر وہابیہ ثبوت دے دیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت نعمت نہیں۔

مجلس میلاد مبارک اس نعمت کا چرچا نہیں تو ۴۰ روپے انعام ۲۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وذکرھم بایّم اللّٰہ انہیں اللہ تعالیٰ کے دن یاد دلاؤ اگر وہابیہ ثبوت دیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت کا دن اللہ تعالیٰ کے عظمت والے دنوں میں نہیں یا مجلس میلاد اس دن کا یاد دلانا نہیں تو ۴۰ روپے انعام ۳۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل بفضل اللّٰہ و برحمة فبذلك فلیفرحوا تم

فرماؤ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت ہی پر لازم ہے کہ خوشیاں مناؤ۔ اگر وہابیہ ثبوت دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اللہ تعالیٰ کا فضل اور اسکی رحمت نہیں یا مجلس میلاد اس فضل و رحمت کی خوشی نہیں تو ۴۰ روپے انعام ۴۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما اتکم الرسول فخذوہ ومانھکم عنه فانتھوا جو رسول اللہ ﷺ تمہیں دیں وہ لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔ اگر وہابیہ ثبوت دیں کہ قرآن مجید یا حدیث شریف میں کہیں مجلس میلاد مبارک کو منع فرمایا ہے تو ۴۰ روپے انعام۔

ضروری اطلاع : واضح رہے کہ اینچ پیچ کا کام نہیں صرف وہ آیت یا مع حوالہ کتاب و صحیح اسناد وہ حدیث شائع کردینا کافی ہے جس میں لکھا ہو کہ ربیع الاول کے مہینے میں مجلس میلاد نہ کیا کرو مجلس میلاد کرنا عذاب ہے بلکہ ہماری طرف سے اجازت ہے کہ چاروں اماموں یا صحاح ستہ کے چھ مصنفوں میں سے کسی امام ہی کا قول مذکور دکھادیں جو کسی مستند کتاب میں ہو اگر منع کا اتنا ثبوت بھی نہیں تو پھر ایسے بے ثبوت منع کو چھوڑنے میں ذرا دیر نہ کریں ورنہ خدا کے سامنے جواب دہی ہوگی۔

۵۔ اہلحدیث کانفرنس اور اس میں سیکریٹری وغیرہ مقرر کرنا اور بننا اور اس کے بڑے سالانہ جلسے اور ان کی ہیئت کذائی اور اہلحدیث اخبار چھاپنا اور اسکی پیشگی قیمت لینا اور روائمہ میں کتابیں چھاپنا اور ہیئت مروجہ پر مدرسے بنانا اور ان میں تنخواہ دار مدرسین رکھنا۔ سہ ماہی' ششماہی' سالانہ امتحان ہونا ان میں پاس کے نمبر ٹھہرانا کس مسئلہ کا ثبوت مانگنے پر اشتہار چھاپنا اسپر ۱۰ رس کا نصاب معین کرنا انعام ٹھہرانا ان سب باتوں کا اگر وہابیہ رسول اللہ ﷺ یا صحابہ یا تابعین یا چار امام یا چھ مصنف صحاح سے ثبوت دیدیں تو ۴۰ روپے انعام اور ثبوت نہ دیں سکیں تو پھر ایسی بے ثبوت باتوں کو چھوڑنے میں ذرا دیر نہ کریں ورنہ خدا کے سامنے جواب دہی ہوگی والسلام علی من اتبع الھدیٰ (فتاویٰ رضویہ ج /۹ص /۴۵-۴۵-۴۴)۔

اگر مجدد دین و ملت امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کی پوری حیات علمیہ وعملیہ پر اہل نظر سے سنکر جو انہوں نے دیکھایا اہل قلم سے پڑھکر جو انہوں نے لکھا غور و فکر کیا جائے تو شمس وامس کی طرح اظہر و ازہر ہوگا کہ ان کی پوری حیات علمیہ وعملیہ جمود سے کوسوں دور تھی وہاں صرف تحریک ہی تحریک تھی اور یہی فکر ہمیں سراج الامہ امام اعظم ابو

حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پوری حیات مبارکہ سے ملتی ہے جسے امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مضبوطی سے تھامے رکھا اور امت مسلمہ کو اپنی علمی و عملی زندگی سے اس کی تبلیغ کی۔ یہ سب کچھ حیات امام احمد رضا سے مشتے نمونہ از خروارے ہے ورنہ ان کی دینی و ملی، مذہبی و سیاسی علمی و تحقیقی خدمات عالیہ سے یہ قول ظاہر و باہر ہے: کم ترك الاول للاخر۔ آسمان علم پر جو آفتاب ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ میں طلوع ہوا تھا۔ وہ عالم اسلام میں اپنے علوم و فیوض کی کرنوں کی برکھا کرتا ہوا بالآخر ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ کو آغوش لحد میں جا چھپا۔

شارح صحیح مسلم شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی لکھتے ہیں: جس وقت آپ کا وصال ہوا۔ اسی وقت بیت المقدس کے ایک شامی بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ نبی پاک ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے ساتھ تشریف فرما ہیں اور آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے منتظر ہیں۔ انہوں نے عرض کیا۔ حضور کسی کا انتظار ہے؟ فرمایا احمد رضا کا (انوار رضا ص۲۰۸)۔

اب راقم ان الفاظ پر اپنے مضمون کا اختتام کرتا ہے کہ امام احمد رضا کا جنازہ اس شان سے اٹھا کہ اعزہ واقرباء، خلفاء و علماء فضلاء و فقہاء، مریدین و محبین، معتقدین و متوسلین کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا جم غفیر پیچھے پیچھے تھا اور زبانوں پر وہ کلام جاری تھا جس کی انہوں نے وصیت کی تھی۔

کعبے کے بدر الدجی تم پہ کروروں درود
طیبہ کے شمس الضحی تم پہ کروروں درود

گویا غلام صادق بوقت وصال بھی پیارے آقا ہی کی شان و عظمت کے بیان کا خواہاں ہے۔

خاک ہوجائیں جل کر عدو مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

ڈاکٹر اقبال شاعر مشرق نے ایسے ہی حضرات قدسیہ کے بارے میں کہا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

محمد الیاس رضوی اشرفی
۹۸/۶/۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف

الحمدللہ ادارہ الفکر فاؤنڈیشن 1993ء میں فکر اسلامی کے احیاء و ارتقاء کے جذبے کے نتیجے میں معرض وجود میں آیا۔ ادارہ کے تحت سب سے پہلے "ماہنامہ الفکر" کا اجراء ہوا۔ جس نے ملک بھر میں اپنی مقبولیت کا لوہا منوالیا۔ نیز ادارہ کے تحت مندرجہ ذیل شعبہ جات میں تبلیغ و اشاعت دین کے سلسلے میں کام جاری ہے۔

۱) جامعہ نصرۃ العلوم کا قیام:۔

جامعہ میں ماہر اور باصلاحیت اساتذہ کی زیر نگرانی قرآن و حدیث، فقہ و اصول فقہ، عربی زبان اور ادب کی تعلیم کے ساتھ ساتھ انگلش لینگویج اور کمپیوٹر کورس بھی کرائے جارہے ہیں۔ طلباء کا داخلہ میرٹ بیس (Base) پر کیا جاتا ہے۔ جامعہ کے بورڈنگ ہاؤس میں مقیم طلباء کو تمام ضروری سہولیات بھی ادارہ کی طرف سے مہیا کی جاتی ہیں۔

۲) مکتبہ الفکر کراچی:۔

دینی و مذہبی کتابوں اور جدید رسائل و جرائد کی اشاعت کے سلسلے میں ادارہ کی ذیلی شاخ کے طور پر مکتبہ الفکر مصروف عمل ہے۔

مکتبہ کی چند مطبوعات جو دستیاب ہیں۔

۱) بہار سنت (۲) شریعت اسلامی اور تین طلاقیں (۳) قرآن اغیار کی نظر میں

۳) شعبہ نشرواشاعت:۔

دین متین کے پیغام برحق کو گھر گھر پہنچانے اور اصلاح عام کی خاطر ادارہ کے تحت شعبہ نشرو اشاعت قائم کیا گیا ہے جس کا مقصد مختلف موضوعات پر رسائل و جرائد بعنوان "سلسلہ پیغام دین نمبر" طبع کرکے مفت تقسیم کرنا ہے۔

اعلان

ادارہ الفکر فاؤنڈیشن کے شعبہ نشرواشاعت کے تحت شائع ہونے والی مطبوعات سے برائے ایصالِ ثواب اگر کوئی صاحب بکھر شائع کرانا چاہیں تو ادارہ سے رابطہ کریں

زیرنگرانی: مولانا حضرت محمد الیاس رضوی اشرفی صاحب مدظلہ العالی

اہلسنت وجماعت کی جدید دینی درسگاہ

جامعہ نضرۃ العلوم

جہاں قرآن وحدیث، فقہ، اصول فقہ، عربی لغت وادب کی تعلیم کے علاوہ انگلش لینگویج اور کمپیوٹر کورس بھی کرائے جاتے ہیں

ادارۃ الفکر فاؤنڈیشن

جامع مسجد حنفیہ، نکلس اسٹریٹ، اسلام پورہ
نزد رنچھوڑ لائن بس اسٹاپ کراچی نمبر ۳